تحریر: نسیم صافی
کالم نگار روزنامہ جنگ لاہور

ناشکری اور ناقدری

عالمی سطح پر تعلیم کے میدان میں ناقابل تسخیر کارنامہ سرانجام دینے والے علی معین نوازش سے ان کی کامیابی کا راز پوچھا تو کہنے لگے کہ ہر حالت میں اللہ کا شکرادا کرنا ہی میری کامیابی کی کلید ہے۔ تفصیل یہ بیان کر دی کہ چند سال قبل تک میں درمیانے درجے کا ایک طالب علم تھا لیکن تب بھی اپنی صلاحیت اور حیثیت پر ہمہ وقت اللہ کا شکرادا کرتا تھا۔ شاید اللہ کو میری یہ ادا پسند آئی اور مجھے اس اعزاز سے نواز ڈالا۔ پانی کے ذخائر سے متعلق اتھارٹی کی حیثیت رکھنے والے سابق چیئرمین واپڈا محترم شمس الملک سے تباہ کن اور غیر متوقع سیلاب کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ سب سے بڑی وجہ ہماری ناشکری ہے۔ اللہ نے ہمیں دریائے سندھ جیسے دریا سے نوازا اور ہم نے اس نعمت کی کوئی قدر نہیں کی۔ یہ دریا کسی اور ملک کے پاس ہوتا تو وہ کب کا اس کے سہارے جنت بن چکا ہوتا لیکن ہم اس کے پانی کو ایسے عالم میں ضائع کر رہے ہیں جب سیلابوں کے موسم کے گزرتے ہی ہم قطرے قطرے کیلئے ترستے رہتے ہیں۔ کہنے لگے ہم نے اللہ کی اس نعمت کی قدر نہیں کی۔ شاید اس ناشکری پر اللہ ناراض اور خود دریائے سندھ ہم پر برہم ہے۔ سیلاب کی وجوہات جو بھی ہوں لیکن یہ بہر حال ہماری ناشکری کی سزا ہے۔ شکر بڑی نعمت اور ناشکری تباہی کا ذریعہ ہے۔ امیر ہو یا غریب، تعلیم یافتہ ہو یا ان پڑھ، بااختیار ہو یا بے اختیار، قناعت اور شکر کرنے والے کی زندگی قابل رشک لیکن حرص اور ناشکری کے مرض میں مبتلا انسان کی زندگی قابل رحم ہوتی ہے۔ قوموں کے بارے میں بھی شاید اللہ کا یہی اصول ہے۔ شکر کرنے والی قوم کو مزید نوازتا اور ناشکری اور ناقدری کا مظاہرہ کرنے والی قوم کو محروم کرتا چلا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ہم پاکستانی بھی اس مرض میں بدرجہ اتم مبتلا ہیں، اس لئے ہماری محرومیاں اور آزمائشیں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔

پاکستان کا قیام ایک احسان عظیم سے کم نہ تھا لیکن ہم نے رب کائنات کے اس احسان کی قدر نہیں کی۔ تبھی یہ ملک دولخت ہوا۔ پاکستان کے بعد آزاد ہونے والے ایسے ممالک جو قدرتی اور انسانی وسائل کے حوالوں

سے ہم سے بہت پیچھے تھے، بہت آگے نکل گئے۔ اللہ نے ہمیں چار موسم، پہاڑ، دریا، دشت، غرض ہر قسم کی نعمتیں عطا کر دیں۔ ہم نے ناقدری اور ناشکری کا مظاہرہ کیا۔ جاگیرداری نظام کے ذریعے چند افراد کی فرعونیت کو دوام دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ زرعی ملک، خوراک کی قلت کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ نے ہمیں خوبصورت پہاڑ، جنگل اور آبشار دیئے۔ سوات، دیر، کوہستان، گلگت، آزاد کشمیر، مری اور پارہ چنار جیسے جنت نظیر خطے دیئے۔ ہم اگر اللہ کا شکر بجالاتے۔ ان کی قدر کرتے اور سیاحت کیلئے ماحول کو سازگار بناتے تو پاکستان کو پوری دنیا کے سیاحوں کا مرکز بنا سکتے تھے لیکن ہماری ناشکری اور ناقدری کی وجہ سے اب حالت یہ ہوگئی کہ غیر ملکی تو کیا خود پاکستانی بھی مذکورہ علاقوں کا رخ نہیں کر سکتے اور بجائے اس کے کہ ہم دوسروں کو پاکستان بلاتے، نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ جس پاکستانی کو موقع ملتا ہے، اس ملک سے بھاگنے کی ترکیب سوچنے لگتا ہے۔

ماخوذ: روزنامہ جنگ لاہور 2 نومبر 2010ء

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سوہاوہ میں پانچویں سیرت رحمت عالم ﷺ کانفرنس

مورخہ 30 اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سوہاوہ میں پانچویں سیرت رحمت عالم ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت رئیس الجامعہ نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ احمد حقیق نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا منظور احمد گوجرانوالہ، مولانا محمد اسماعیل بلوچ اور مولانا فیض احمد بھٹی نے خطاب کیا۔ شاعر اسلام قاری عبدالوہاب صدیقی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ اس کانفرنس میں سوہاوہ شہر اور گرد و نواح سے عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ جہلم سے مدیر الجامعہ مولانا سعد محمد مدنی اور جامعہ کے اساتذہ وطلبہ کے علاوہ جہلم شہر اور کوٹلہ آئمہ سے جماعتی احباب نے شرکت کی۔

جامع مسجد ابراہیمی اہل حدیث کالا گجراں میں جمال مصطفیٰ ﷺ کانفرنس

مورخہ 2 نومبر بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد ابراہیمی اہل حدیث کالا گجراں میں عظیم الشان جمال مصطفیٰ ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت رئیس الجامعہ نے کی اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا فیض احمد بھٹی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد نواز چیمہ، مولانا عطاء الرحمٰن سیالوی، حافظ بابر فاروق رحیمی، مدیر الجامعہ مولانا سعد محمد مدنی اور محمود مرزا جہلمی نے خطاب کیا۔ قاری محمد منشا قادری نے حمد و نعت پیش کی۔